# نعت شریف

۳/ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ

15-9-2026

ربیع النّور کی ہے بارہویں خیر الوریٰ آئے
شہنشاہِ دو عالم مالکِ ارض و سما آئے

فلک جھوما زمیں جھومی درودوں کی صداؤں سے
اُٹھا اک شور دنیا میں حبیبِ کبریاؐ آئے

بہت بھٹکی ہوئی تھی حضرتِ آدم کی اولادیں
دکھانے کے لیے رستہ محمد مصطفیٰؐ آئے

بہت بیمار تھی انسانیت مجبور و بے بس تھی
رسول اللہؐ اُن کے واسطے بن کر دعا آئے

صفیں باندھے ہوئے اقصیٰ میں ہیں عیسیٰ سے آدم تک
وہ نبیوں کے نبی آئے امامُ الانبیاء آئے

زمین و آسمانوں میں صدائے مرحبا گونجی
محمد مصطفیٰ صلّی علیٰ صلّی علیٰ آئے

ترآبِ قادری آقا میرے اس دارِ فانی میں
غریبوں بے نواؤں بے کسوں کا آسرا آئے

ازقلم: سیدابوتراب شاہ قادری چشتی بندہ نوازی ترآب قدیری ہلکٹہ شریف

# منقبت

۳/ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ

15-9-2026

درشانِ حضرت غوث اعظم دستگیرؓ

ذکرِ جیلانی سے روشن دل کا ہر اک راز ہے
غوثِ اعظمؓ کی عطا ہی زندگی کا ساز ہے

فیض سے جن کے بدل جاتا ہے ہراک حالِ دل
ان کے در کا ہر گدا بھی صاحبِ اعزاز ہے

جس پہ ہو جائے نظر سرکارِ غوثِ پاکؓ کی
اس کے دل میں عشقِ مولیٰ کا عجب انداز ہے

غوثِ اعظمؓ کی محبت جس کے دل میں بس گئی
اس کے سینے میں یقیناً معرفت کا راز ہے

راہِ حق میں آپ کی نسبت اگر حاصل ہوئی
پھر مسافر کے لیے ہر گام اک پرواز ہے

دم بدم جس نے پڑھا ہے کلمۂ طیب ترآب
غوثِ اعظمؓ کے کرم سے وہ بہت ممتاز ہے

ازقلم: سیدابوتراب شاہ قادری چشتی بندہ نوازی ترآب قدیری ہلکٹہ شریف